Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 4 (1) Jan-March, 2018 pp: 18-37.
ISSN 2520-7121 (Online), ISSN 2520-7113 (Print)
www.gjmsweb.com, editor@gjmsweb.com

THE STUDY OF "SURAH AHZAB" IN THE LIGHT OF "BIYANUL QURAN" AND "TABIYANUL QURAN" AND SOLUTION OF THE PRESENT SOCIAL ISSUES

معاشرتی و عصری مسائل کا حل

(بیان القرآن اور تبیان الفرقان کی روشنی میں سورۃ الاحزاب کا خصوصی مطالعہ)

مہرین اقصیٰ[1]، ڈاکٹر حافظ فدا حسین[2]

***ABSTRACT*:** Before the dawn of Islam, there was a custom to opt a child. The child was bought up by the person having no male issue. But Islam has prohibited that practice. The objective of this research problem to study multi dimensional problems produced as a result of declaring an opted son to a real son. The rationale of prohibited this practice is that the opted child deprives the real son of his legal rights. The opted child usurped legal rights in property and other assets. The issue of veil is explained in "Surrah Noor" and "Surrah Ahzab." In this research paper it is explained that in the light of Moulana Abdul Majeed Ludhyanivi and Dr.Israr Ahmad, along with it the Number of Marriages of men and women is also determined. In the end, the solution of these problems is presented in the light of the opinion of the above mentioned scholars. The importance and necessity of the Aswa-e-Husna (precedents) of The Holy Prophet (PBUH) is presented to solve the present day problems.

Key words: Social norms, legal rights, real son, Opted son, veil.
Type of study: **Original Research Paper**
Paper received: 07.09.2017
Paper accepted: 25.11.2017
Online published: 01.01.208

1.M.Phil Scholar, Department of Islamic Studies, Institute of Southern Punjab, Multan.mehreenaqsa31@gmail.com
2. Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Institute of Southern Punjab, Multan.Doctorfidahussain@gmail.com. 0321-7321173

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 4 (1) Jan-March, 2018 pp: 18-37.
ISSN 2520-7121 (Online), ISSN 2520-7113 (Print)
www.gjmsweb.com, editor@gjmsweb.com

تنبیت

عصر حاضر کے انسان کے اندر دورقدیم کی جاہلانہ رسومات واقدار آج بھی کسی نہ کسی شکل میں موجودہیں۔ ان رسومات واقدار کا تعلق اخلاق، معیشت اورمعاشرت اور غرض یہ کہ انسانی زندگی کے ہر شعبہ سے ہے۔انہی زمانہ جاہلیت کی رسومات میں سے ایک ‘‘تنبیت’’ ہے‘‘تنبیت’’ کا مفہوم یہ ہے کہ ایک انسان کسی دوسرے کی اولادکی پرورش کرے اورپھر اسے اپنانام دے کر اسے حقیقی اولاد جیسے حقوق کا حقدر ٹھہرائے۔ قبل از اسلام یہ رسم اپنے عروج پر تھی جس شخص کے ہاں اولاد نرینہ نہ ہوتی یا بالکل ہی اولاد نہ ہوتی تو وہ کسی اورکی اولاد کو اپنی اولاد ہونے کا اعلان کرتا، اس کی پرورش کرتا اوراسے اپنا وارث قرار دیتا۔ لیکن اسلام نے اس چیز کی قطعی ممانعت کردی۔کیونکہ اس سے کئی طرح کے معاشرتی مسائل اورناہمواریاں پیدا ہوتی تھیں۔

آج کل اسلام کی واضح تعلیمات کے باوجود ہمارے ہاں یہ کلچر پایا جاتاہے کہ اگر کوئی انسان کسی وجہ سے شادی نہیں کرسکتا اس کے ہاں اولاد نہیں ہوتی وہ اپنے بڑھاپے کے سہارے کیلئے کسی کو اپنالے پالک بیٹا بناکر اسے اولاد کے مساوی حقوق دے دیتاہے اوریہ مسئلہ اس وقت زیادہ تشویش کا باعث بنتاہے جب اس بچے کو پالنے والا اسے باپ کی بجائے اپنے

نام سے منسوب کرلیتاہے۔ ویسے تو تنبیت بہت سے مسائل کا سبب بنتی ہے جبکہ اس سے دوبنیادی مسائل جنم لیتے ہیں

1۔لے پالک یا متبنیٰ کا نسب تبدیل ہوجاتاہے جبکہ کسی کانسب تبدیل کرنا گناہ کبیرہ ہے۔

2۔لے پالک اگر وراثت سے حصہ پالے تو شرعی ورثاء کا استحصال ہوتاہے۔

پھر ان مسائل سے مزید معاشرتی برائیاں جنم لیتی ہیں جوکہ معاشرے میں انتشار وافتراق کا باعث بنتی ہیں۔

چنانچہ معاشرے کا امن وسکون اوریگانگت کو برقرار رکھنے کیلئے ضروری ہے کہ ‘‘ تنبیت’’ کی تمام صورتوں کی اخلاقی، معاشرتی اورقانونی سطح پر حوصلہ شکنی کی جائے تاکہ کسی کی حق تلفی نہ ہو۔

احکام پردہ

قرآن مجید کا مطالعہ کریں تو یہ حقیقت ظاہر ہوگی کہ حجاب کا ذکر کرتے ہوئے پہلے مردوں کا ذکر کیاگیاہے۔ جیساکہ ارشاد بانی ہیں

قل للمومنين یغضوا من ابصار ھم ویحفظوا فروجھم۔ (ا)

‘‘اے نبی مومن مردوں سے کہو کہ اپنی نظریں بچا کررکھیں اوراپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں’’

اسی سورۃ کی اگلی آیت میں عورتوں کو مخاطب کیاگیاہے:

وقل للمومنت یغضن من ابصارھن ویحفظن فرجھن (۲)

‘‘اوراے نبی مومن عورتوں سے کہہ دیں کہ اپنی نظریں بچا کررکھیں، اوراپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔’’

اب ہم سوال کے سلسلہ پر آتے ہیں کہ اسلام میں پردہ کیوں ضروری سمجھا جاتاہے۔اورمرد وعورت کے آزادانہ اختلاط کو کیوں روکتاہے؟ہم اگر دونوں معاشروں کا تجزیہ کریں جن میں پردہ دار اوردوسرابے پردہ معاشرہ ہے۔امریکہ اس وقت بے پردہ معاشرے کی نمائندگی کرتاہے۔ اس لئے اس کے حالات کا جائزہ لیتے ہیں۔ دنیا میں سب سے زیادہ جرائم امریکہ میں ہوتے ہیں۔1990ء کیFBI کی ایک رپورٹ کے مطابق102555 عورتیں جبری بے آبروئی کاشکار ہوئیں اوریہ صرف وہ تعداد ہے جو پولیس تک پہنچے اوراعداد وشمار کے مطابق صرف 16%کیس پولیس تک پہنچ پاتے ہیں۔اس کا مطلب یہ ہے کہ ظلم کا نشانہ بننے والی عورتوں کی اصل تعداد640000سے زیادہ ہے۔اس حوالے سے 1993ء کی رپورٹ کے مطابق ہر 3ء 1 منٹ میں ایک عورت جبری آبروریزی کا نشانہ بنتی ہے۔پولیس بہت کم مجرم کو گرفتار کرنے میں کامیاب ہوتی ہے اوراگر کو ئی پکڑا جائے تو سزا ملنے کے امکانات بھی نہ ہونے کے برابر ہوتے ہیں۔

بھارت میں 1992ء کی نیشنل کرائم بیوروکی ایک رپورٹ کے مطابق ہر 54منٹ میں ایک عورت بے آبروئی کا نشانہ بنتی ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ اگر امریکہ اورانڈیا میں عورتیں حجاب پہنیں تو کیا عورتوں پر مجرمانہ حملوں کی شرح یہی رہے گی یا کم ہوجائے گی۔ آپ اسلام کو سمجھنے کی کوشش کر یں جو عورت کے اپنے آپ کو ڈھانپنے سے قبل مردوں کو نظریں جھکا کر چلنے کا حکم دیتا ہے ۔اگر سب مرد نظریں جھکا کر چلیں اورعورتیں اپنے آپ کو ڈھانپے رکھیں تو کبھی بھی جبری بے آبروئی کے واقعات نہ ہوں کیونکہ غیر شائستہ لباس میں ملبوس عورت دراصل شیطان کا ہتھیارہے جس سے مرد گھائل ہوجاتے ہیں۔ حجاب دراصل عورت کے تقدس اورجان کا محافظ ہے۔اس لئے اسلام نے اس کا حکم دیا۔ اس کے مقابلے میں سعودی عرب اوردوسرے مسلمان ممالک جہاں جزوی پردہ رائج ہے عورتوں کے خلاف جرائم نسبتاً کم ہیں۔

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 4 (1) Jan-March, 2018 pp: 18-37.
ISSN 2520-7121 (Online), ISSN 2520-7113 (Print)
www.gjmsweb.com, editor@gjmsweb.com

اسلام دین فطرت ہے اوراس کے احکام انسانی زندگی میں حسن، نکھار، سکون اورآسانی پیدا کرنے کیلئے وارد ہوئے ہیں۔اسلامی امرونواہی کی یہ حکمت رہی ہے کہ صرف برائی کو محض برائی کہہ کر خاموش نہیں ہوجاتے یا پھر صرف یہ کہ اس پر سزا سنانے تک ہی محدود نہیں رہتے بلکہ کسی بھی معاشرتی، سیاسی، معاشی یا اخلاقی برائی کا تذکرہ کرنے کے ساتھ ساتھ اس کی سزا کا تعین بھی کرتے ہیں۔ نیز اس برائی کو جڑ سے اکھاڑدینے کیلئے دفاعی اقدامات بھی کرتے ہیں۔اسی سلسلے کی ایک کڑی احکام پردہ ہیں جو کہ انسداد فحاشی وبدکاری اورعورت کے وقار کی بحالی میں ممدومعاون ثابت ہوتے ہیں لیکن نام نہاد سکالرز جو خود کو روشن خیال بتاتے ہیں اورمستشرقین سے متاثر ہیں وہ پردہ پر طرح طرح کے بے بنیاد اعتراضات لگاتے ہیں مثلاً کہ

۱۔یہ عورتوں کا استحصال ہے۔

۲۔یہ عورت کی ترقی کی راہ میں رکاوٹ ہے۔

۳۔یہ عورت کے وقار کے منافی ہے وغیرہ وغیرہ۔

درحقیقت یہ لوگ پردہ کی حقیقی شرعی حیثیت اوراس کی حکمتوں سے ہی نابلد ہیں۔

اگر ہم شریعت اسلامیہ کا مطالعہ کریں تو یہ معلوم ہوجائے گا کہ شریعت نے یہ حکم مسلم عورتوں اورغیر مسلم عورتوں کے درمیان خط امتیاز کھینچنے کیلئے دیا تھا کہ مسلم عورتوں کو کوئی شخص ذہنی یا جسمانی اذیت میں مبتلا نہ کرسکے اورتاریخ گواہ ہے کہ اسلامی سلطنت میں عورتوں کی ترقی پر کبھی کوئی قدغن نہیں لگائی گئی۔ عورتیں نبی کریمﷺ کے دوراقدس سے ہی تجارتی، عسکری اور رفاہی سرگرمیوں میں مصروف عمل رہی ہیں اوراب تک ہیں۔تاہم عصر حاضر میں بھی ضرورت ہے کہ پردہ کی حدود کا تعین کیا جائے اوراس کی حکمتوں سے دنیا کو روشناس بھی کرایا جائے۔

تعدد ازواج

اسلام سے قبل چار سے زائد شادیاں کرنے کا رواج تھا اورکوئی تعداد مخصوص نہیں تھی کہ ایک مرد اتنی شادیاں کرسکتاہے۔زمانہ ء جاہلیت میں کئی کئی بیویاں رکھنے کا عام رواج تھا اوریہ صرف مردوں کے لئے ہی نہیں تھا بلکہ عورتیں بھی ایک ہی وقت میں ایک سے زائد شادیاں کرسکتی تھیں، یعنی جیسے مرد کوکئی شادیاں کرنے کی اجازت تھی ویسے ہی عورت بھی جتنے چاہے مرد رکھ سکتی تھی۔اسلام کے آنے کے بعد عورت کو تو ایک ہی شادی پر امادہ کیا گیا البتہ مرد کو چار شادیاں تک کرنے کی اجازت دی گئی۔ قرآن کریم میں اس کا تفصیلی حکم ملتاہے کہ ایک مرد چارشادیاں کرسکتاہے اورایسا کرنے کے لئے اس پر یہ شرط عائد کی گئی کہ وہ ان تمام بیویوں کے درمیان انصاف کرے گا۔ یہاں انصاف

سے مراد ان سب کا نان ونفقہ پوراکرنا اوریکساں طور پر ان تمام بیویوں کی جنسی، معاشرتی اوردیگر ضروریات کو پوراکرنا شامل ہے۔اگر کوئی مرد اس شرط کو پوراکرنے سے عاجز ہے تو اس کو قرآن کریم میں حکم دیا گیاہے کہ وہ صرف ایک شادی کرے اوراسی ایک بیوی کے فرائض کو پوراکرے۔اسلام دین فطرت ہے اور اسلام نے اس مسئلہ کے حل کے لئے باقاعدہ قوانین بیان کئے ہیں جو چیدہ چیدہ یہاں بیان کئے گئے ہیں۔

رسوم جاہلیہ کا ابطال

ظہور اسلام سے قبل ہرطرف جہالت کی حکمرانی تھی،سرکشی وبغاوت کاسکہ رواں تھا،معاشرہ تباہی کے دہانے پر کھڑا تھا،خانہ کعبہ بتوں سے آبادتھادین ابراہیمی کاچہرہ مسخ ہوچکاتھا، شرک کی سیاہ چادرنے ذہن انسانی کواپنی لپیٹ میں لے رکھا تھا،شیطانیت رقص کناں تھی،دجل ، فریب ، جھوٹ اورمنافقت پرمبنی انفرادی طرزعمل اوراجتماعی رویوں نے شرف انسانی کی بحالی کی ہرخواہش کوسینے میں دفن کررکھا تھا،قدم قدم پراناکی دیواریں اٹھائی جارہی تھیں،غروروتکبر اورنسلی تفاخرسے سماجی حیثیت کاتعین ہوتاتھادختر حواء کے برہنہ سرپردست شفقت رکھنے والاکوئی نہ تھاوہ سسک رہی تھی، بلک رہی تھی لیکن کوئی اس کاپرسان حال نہ تھا،لڑکیوں کوپیداہوتے ہی زندہ درگورکر دیاجاتا تاکہ جھوٹی شان کی آگ میں جلنے والوں کاوقار مجروح نہ ہوجائے،عدل ،انصاف اورمساوات کے الفاظ اپنامفہوم کھوچکے تھے ،فصیل دیدہ ودل پرچراغ جلتے تھے ،مگران میں روشنی نہ تھی،جزیرہ نما عرب ہی نہیں پوری دنیاگمراہی اورکفروشرک کے قعرِمذلت میں گری ہوئی تھی،قیصرو کسری کی حکومتیں جبرکی علامت بن کرنسل آدم پرمسلط تھیں،اس حواس باختہ اوربے ہنگم معاشرے میں جمہوری شعور،انسانی حقوق اورکسی ضابطہ اخلاق کاتصوربھی نہیں کیاجاسکتا تھا جاہلی اورقبائلی رسم ورواج کی زنجیروں میں جکڑاہوا معاشر ہ اپنے افرادکے گردجہالت اورگمراہی کے حصارکوتنگ سے تنگ کرتاجارہاتھا، انسان اس معاشرتی جبرکے ہاتھوں اندرسے ریزہ ریزہ ہوچکاتھا،لیکن حالات سے سمجھوتہ کرنے کے سوااسے کوئی تدبیر نہیں سوجھ رہی تھی۔

طلوع اسلام سے قبل عرب مختلف مذاہب اورخودساختہ اقداروروسوم کوسینے سے لگائے ہوئے تھے۔کہیں بت پرستی ہورہی تھی اورکہیں آتش پرستی سے سکون قلب کاسامان مہیاکیاجارہاتھا۔کہیں سورج کی پرستش ہورہی تھی اورکہیں انسان جسے اشر ف المخلوقات بنایاگیا تھاستاروں کے آگے سربسجودتھا،خانہ کعبہ اصنام پرستی کامرکزتھا،جہاں تین سوساٹھ بت رکھے گئے تھے ہرقبیلے کاالگ بت تھا،ہبل، لات،منات،عزی،نائلہ، یعوق اورنسر زیادہ مشہوربت تھے جن کے آگے سجدہ کیاجاتا اوردعائیں

مانگی جاتی تھیں انہیں اپناملجا وماوی سمجھاجاتاتھا،پتھرکے ان بے جان ٹکڑوں کواپنا حاجت رواٹھہرایا جاتا بت پرستی نے توہم پرستی کوجنم دیافطرت کی ہر ایک چیز ،پتھر ،درخت،چاند،سورج،پہاڑ ،دریاوغیرہ کوفوراًاپنامعبود بنالیتے تھے اس طرح خدائے حقیقی کی عظمت وجلالت کوفراموش کردینے کے ساتھ ساتھ اپنی قدروقیمت کوبھی بھول چکے تھے۔انسانی وقارخودانسان نے اپنے پاؤں تلے رونددیاتھا۔

ان میں سے بعض توخداکی ذات کے ہی انکاری تھے ان کے نزدیک زمانہ اورفطرت ہی ہرچیزمیں کارفرماتھی قرآن نے ان کے متعلق یوں بیان کیاہے:

وقالوا ما ہِیَ الاحیاتناالدنیا نموت ونحیا ومایھلکنا الاالدھر(۳)

''اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ جوکچھ ہے یہی ہماری دنیاکی زندگی سے ہم مرتے اور جیتے ہیں اورہم کومارتاہے توزمانہ مارتاہے۔''

دوسرے مقام پرارشاد فرمایا:

بعض لوگ ایسے تھے جو اس قدرتوھمات کاشکارتھے کہ انسان کو انسان کی ہدایت کے لئے غیرمناسب تصور کرتے تھے بلکہ ان کاگمان تھا کہ خداکی طرف اب ہدایت کوئی فرشتہ ہی لے کر آئے گا جیساکہ

قالوا ابعث اللہ بشرا رسولا(۴)

''انہوں نے کہاکیا اللہ نے ایک آدمی کورسول بناکربھیجا ہے؟''

وہ گمان کرتے تھے کہ منصب نبوت ورسالت کے حامل کے لئے فرشتہ ہوناضروری ہے جو ہرقسم کی انسانی حاجات و ضروریات سے منزہ ومبراہو۔جہالت نے ان میں بت پرستی رائج کردی تھی اوربت پرستی نے انسانی دل ودماغ پرقابض ہوکران کوتوہم پرست بنادیاتھافطرت کی ہرچیز پتھر،درخت،سورج،پہاڑ ،دریاوغیرہ کواپنامعبودسمجھنے لگ گئے تھے اوراس طرح وہ خداکی عظمت وجلال کوفراموش کردینے کے ساتھ ساتھ خوداپنی قدروقیمت کوبھی بھول چکے تھے۔اس لیے انسانی حقوق کے لئے نہ کوئی ضابطہ تھا اورنہ ایسے حقوق کوصحیح مرکزپرلانے کے لئے کوئی قانون تھاقتل انسان،رہزنی،تصرف ناجائز،مداخلت بیجا،عورتوں کوجبر یہ پھسلاوٹ سے بھگالے جانا،بیٹیوں کوزندہ پیوند خاک کردینا اسی شجر کے ثمرتھے کہ بت پرستی نے ان کی نگاہ میں سب سے زیادہ حقیر ہستی انسان ہی کوبنادیاتھا۔اس وسیع ملک کے رہنے والے جس طرح اخلاقی،سیاسی اوراجتماعی عادات واطوارمیں ایک ہی نہج پرگامزن تھے اسی طرح مذہب میں بھی ان کاعمل اورعقیدہ ایک دوسرے سے مشابہ تھا۔

متبنیٰ کے احکام و مسائل

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 4 (1) Jan-March, 2018 pp: 18-37.
ISSN 2520-7121 (Online), ISSN 2520-7113 (Print)
www.gjmsweb.com, editor@gjmsweb.com

زمانہ جاہلیت میں اپنے لے پالک بیٹے کی مطلقہ یابیوہ سے شادی کرنامعیوب سمجھاجاتا تھابلکہ اس کام کو بہت زیادہ برا تصور کیاجاتاتھا۔حضرت سیدنا زیدبن حارث رضی اللہ عنہ کی مطلقہ حضرت سیدنازینب بنت حجش رضی اللہ عنہا تھیں۔ اوران سے طلاق ہونے کے بعدرسول اللہ ﷺنے عقد(نکاح) فرمایا توجن الزام تراشیوں اورباتیں بننے کاڈرتھا وہ وقوع پذیرہوااوراس حوالے سے قرآن کریم کی سورۂ الاحزاب میں ارشاد ہوا:

ماکان محمدابا احد من رجالکم۔۔۔۔ (۵)

''اورمحمدﷺتم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں''

رسول اللہ ﷺسے حضرت زینب رضی اللہ عنہاکانکاح

نبی کریم رؤف رحیمﷺکو اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی اس بات پرمطلع فرمادیاتھا کہ زیدطلاق دے گا اور اللہ اس کوآپﷺکے نکاح میں لائے گالیکن رسول ﷺکوکفارومنافقین کے طعنوں کاخدشہ تھا اِسی لئے وہ زیدرضی اللہ عنہ کوطلاق دینے سے منع فرماتے تھے۔اوراس بات کوقرآن نے کچھ یوں بیان فرمایا: ''اور آپ(ﷺ) اپنے دل میں اس بات کوچھپارہے تھے جس کو اللہ ظاہر کرناچاہتا تھا اورآپ کولوگوں کے طعنوں کاخدشہ تھااور اللہ خوف کازیادہ مستحق ہے۔''(۶)

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی عدّ ت پوری ہونے کے بعدحضرت زیدؓکو اپنے نکاح کاپیغام دے کربھیجا۔تواس وقت حضرت سیدنا زینب رضی اللہ عنہا آٹاگوندھ رہیں تھیں حضرت زیدؓ فرماتے ہیں میرے اوپران کارعب اورہیبت طاری ہوگئی اورمیں نظراٹھاکر نہیں دیکھ سکتاتھا میں اپنی ایڑیوں کے بل ان سے پیٹھ پھیرکے کھڑاہوااورانہیں کہاکہ تمہیں مبارک ہوکہ میں تمہارے لئے رسول اللہﷺکاپیغام لایاہوں۔ اس کے بعد حضرت سیدنا زینب رضی اللہ عنہا نے کہاکہ جو اللہ کاحکم ہوگا میں وہی کروں گی اس کے بعد قرآن کریم کی یہ آیت نازل ہوئی اوررسول مکرم ﷺنے ولیمہ میں گوشت اورروٹی کھلائی۔

کفارومنافقین کے اعتراضات

جب عدّت پوری ہونے کے بعدحضرت زینبؓ سے رسول مکرمﷺنے نکاح کرلیا توکفار ومناقفین نے اعتراضات اورطعنوں کاانبارلگادیاکہ نبی کریمﷺنے اپنے بیٹے کی بیوی سے شادی کرلی اس موقع پرقرآن میں یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی کہ حضرت زیدبن حارثؓ ان کے حقیقی بیٹے نہیں ہیں کہ ان کی بیوی ا ن پر حرام ہوجائے لیکن آپﷺعزت وتعظیم کے اعتبارسے تمام اُمت کے باپ ہیں اورآپ کی ازواجِ مطہراتؓ تمام مسلمانوں کی مائیں ہیں۔اس طرح کفار ومنافقین کے اعتراضات کوردّ فرمادیاگیا۔

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 4 (1) Jan-March, 2018 pp: 18-37.
ISSN 2520-7121 (Online), ISSN 2520-7113 (Print)
www.gjmsweb.com, editor@gjmsweb.com

اس حوالے سے ایک اعتراض یہ بھی کیاجاتاہے کہ رسولِ مکرم ﷺکے نکاح میں پہلے بھی متعدد ازواج مطہراتؓ تھیں اس کے باوجود انہوں نے حضرت زینب بنتِ حجشؓ سے نکاح کیوں کیا۔درحقیقت اس میں حکمِ خداوندی تھا اوراللہ حضرت زینبؓ کاعقد رسول ﷺسے فرما چکاتھا۔اوراس کی بڑی مثال انبیاء کرام کے حوالے سے ملتی ہیں کہ حضرت داؤدعلیہ السلام کی سوبیویاں تھیں اورحضرت سلیمان علیہ السلام کی تین سوبیویاں اورسات سو لونڈیاں تھیں۔اوراللہ نے انبیاء پرکوئی تنگی نہیں فرمائی۔درحقیقت اس میں جواحکامات بیان ہوئے وہ لوگوں کے سامنے کھولنا ضروری تھا کہ اگرکسی نے لے پالک بیٹابنایاتونسبی بیٹے کے احکامات اس پرلاگونہیں ہوں گے اورنسبی بیٹے کے احکامات لے پالک پرلاگونہیں ہوں گے۔ اوریوں متبنیٰ کی بیوی یامطلقہ سے نکاح اسلام میں جائزہے۔

عصر حاضر اور متبنیٰ کی رسم

فقہ کے اصول کے مطابق اگر کوئی کام نبی اکرم ﷺ کر لیں یاقرآن میں ان کو فرمایا جائے اور وہ کام صرف انہی سے منسوب نہ ہو(یعنی نبی اکرم ﷺ کے لئے مخصوص نہ ہو) تو اسے عموم کے لئے قابل عمل قرار دیا جاتا ہے۔شریعت میں اس کی متعدد مثالیں ہیں مثلاً طلاق والی آیت میں خطاب تو نبی مکرمﷺکو ہے مگر اس کے حلال ہونے اور میاں بیوی کے درمیان کسی طرح بھی نہ بننے کی صورت میں جدا ہونے یعنی طلاق ہونے کا جواز عموم میں پایا جاتا ہے۔اسی طرح اگر دور جدید میں کوئی اپنے لے پالک (منہ بولے بیٹے)کی مطلقہ یا بیوہ سے نکاح کر لیتا ہے تو یہ جائز اور اسلامی تعلیمات کے عین مطابق ہوگا۔کیونکہ یہ کام کیا تو رسول مکرم ﷺ نے ہے مگر اس کا اطلاق عموم پر بھی ہوگا۔

متبنیٰ کی آیت کے تحت مولانا عبد المجید لدھیانوی ؒنے اپنی تفسیر تبیان الفرقان میں مزید کچھ یوں لکھا:

یہ آیات جوسامنے پڑھیں گئی ہیں،ان آیات کاتعلق زیدابن حارث کے حضرت زینبؓ کے ساتھ نکاح کرنے پرطلاق دینے اورپھرحضورﷺسے نکاح کرنے کے واقعات سے ہے،شروع سورت میں ذکرکیاگیاتھا،کہ زیدابن حارثہؓ اصل میں تویہ معززخاندان سے تعلق رکھتے ہیں،یہ بنوکلب میں سے ہیں اورکسی دشمن نے حملہ کیاتھا،تواس لوٹ مارکے اندریہ بھی پکڑے گئے،اورغلام بنالئے گئے،پھرحضرت خدیجہؓ کے بھائی انہیں خریدلائے تھے،اوریہ حضرت خدیجہؓ کے پاس آگئے،جب حضرت خدیجہؓ کانکاح حضورﷺسے ہوا،توحضرت خدیجہؓ نے حضرت زیدؓ حضورﷺکودے دیے خوبصورت بھی تھے،بہت صلاحیتوں والے بھی تھے،سرورِ کائنات ﷺکوان کے ساتھ بہت محبت تھی،اوران کوبہت شفقت کے ساتھ رکھا،اوراتنی شفقت فرمائی کہ یہ

اپنے ماں باپ سے بھی زیادہ حضورﷺسے مانوس ہوگئے تھے،غلامی کے دورمیں۔(۷)

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 4 (1) Jan-March, 2018 pp: 18-37.
ISSN 2520-7121 (Online), ISSN 2520-7113 (Print)
www.gjmsweb.com, editor@gjmsweb.com

ختم نبوت

انبیاء کاسلسلہ نبوت رسول اللہ ﷺپرختم ہو اجس کی قرآن نے کچھ یوں وضاحت کی ہے۔ارشادبانی ہے کہ

ماکان محمدابااحدمن رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین وکان اللہ بکل شیی علیما(۸)

محمدﷺ تمھارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے رسول اورخاتم النبیین ہیں اور اللہ عزوجل سب چیزوں کوجاننے والا ہے''

خاتم النبیین کامعنی

اِس آیت کے تحت خاتم النبیین رسول اللہ ﷺہیں۔خاتم النبیین کے معنی سلسلہ نبوت کوختم کرنے والے کے ہیں۔عربی لغت اورمحاورے کی روسے ''ختم'' کے معنی ''مہرلگانے ،ابتداء کرنے،آخرتک پہنچ جانے اورکسی کام کوپوراکرکے فارغ ہوجانے کے ہیں۔''چنانچہ آپﷺکی تشریف آوری کے ساتھ سلسلہ نبوت ورسالت کوختم کردیا گیا۔اب قیامت تک کسی کوبھی نہ تومنصب نبوت پرسرفرازکیاجائے گااورنہ ہی منصبِ رسالت پراوریہی بات رسول اللہﷺکی کثیر احادیث میں بیان ہوئی ہے۔

حضرت عیسیٰ ؑ کادوبارہ دنیامیں آناضرورتِ دین میں شامل ہے

باقی پہلے انبیاء علیہم السلام میں اگرکوئی زندہ ہوں اورموجود ہوں تویہ آپ کی ختم نبوت کے منافی نہیں،اس لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے اوراس وقت بھی ان کی نبوت کی صفت سلب نہیں ہوگی،وہ نبی ہی ہوں گے،لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کاآناجوکہ مجمع علیہ ہے،اورضروریات دین میں شامل ہے،کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پراٹھائے گئے،اورایک وقت میں نازل ہوں گے،اورحضورﷺکی شریعت کے مطابق فیصلہ کریں گے،یہ عقیدہ ضروریاتِ دین میں شامل ہے،اس عقیدے کے اندربھی شبہ اورشک کرنے والاآدمی کافر ہے،حضرت عیسیٰ علیہ السلام کاآنامتواترات سے ثابت ہے،اس کوضروریات دین میں شمارکیاجاتاہے،تووہ چونکہ حضورﷺکی نبوت سے پہلے پیداشدہ ہیں،اورنبوت کی صفت کے ساتھ متصف ہوچکے ہیں،اس لئے ان کاآنایہ اس ختم نبوت کے منافی نہیں ہے۔(۹)

حضرت محمد ﷺ کے مکمل دین کامحفوظ ہونادلیل ختم نبوت ہے

اوراس ختم نبوت کیلئے ایک چیزیہ بھی واضح ہے، کہ سرورِکائناتﷺکالایاہوادین پوری طرح محفوظ،اللہ کی لائی ہوئی کتاب میں کوئی کسی قسم کااختلاف نہیں کیاگیا،کوئی شوشے کافرق نہیں ڈالاجاسکا،پہلے انبیاء علیہم السلام آتے تھے، اوراللہ کی طرف سے ان پہ کتابیں بھی اترتی تھیں،لیکن

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 4 (1) Jan-March, 2018 pp: 18-37.
ISSN 2520-7121 (Online), ISSN 2520-7113 (Print)
www.gjmsweb.com, editor@gjmsweb.com

بعدمیں چونکہ اورنبیوں نے بھی آناہوتاتھا،اس لئے ان کتابوں کی حفاظت اس طرح سے نہیں کی گئی،جس طرح کہ قرآن کی کی گئی ہے۔اب آپﷺ کے بعدکسی نبی نے نہیں آناتھا،اس لئے آپ کالایاہوادین صاف ستھراکامل ومکمل موجودہے،کتاب بھی محفوظ ہے،جس کی بناء پرکسی اورکے آنے کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی،حضورﷺفرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل کی سیاست انبیاء علیہم السلام کے ہاتھ میں ہوتی تھی اب میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گابلکہ خلفاء ہوں گے، اور وہی دین کی اصلاح کاکام کریں گے۔(۱۰)چنانچہ علماء ورثۃ الانبیاء ہیں(۱۱)یہ ذمہ داری اُمت کے اُوپرڈال دی گئی۔ سرورِکائنات ﷺکے آنے کے بعد کسی اورنبی کے آنے کی ضرورت ہی باقی نہ رہی،اس لئے دین میں کوئی کسی قسم کااشتباہ نہیں،بہرحال یہ عقیدہ قطعی ہے،اس کے اندرکوئی شک کی گنجائش نہیں،تواتنی سی وضاحت آپ کے سامنے کردی گئی،چونکہ قادیانیوں نے اس مسئلہ میں فتنہ اُٹھایاتواس کے اُوپربہت کتابیں لکھی گئیں،بہت مناظرے بہت بحث ومباحثے ہوتے رہتے ہیں،اورکتابیں بھی اس سلسلے میں بے شمارہیں،**وکان اللہ بکل شی ء علیما**(۱۲) ‘‘اوراللہ تعالیٰ ہرچیزکوجاننے والاہے’’کوئی چیزاس سے مخفی نہیں،علم اس کانام ہے،وہ زینبؓ کوبھی جانتے ہیں زیدؓکوبھی جانتے ہیں،منہ بولے بیٹوں کی حیثیت کوبھی جانتے ہیں۔اورسرورِکائنات ﷺ کے مقام کوبھی جانتے ہیں۔اس لئے جوبیان دیدیاگیا،یہی صحیح اورقابل اعتمادہے،اس کے خلاف کسی بھی کہنے سننے کی گنجائش نہیں ہے۔

آگے مومنین کوتاکیدکی جارہی ہے اللہ کے ذکرکی،عبادت کی،کیونکہ مخالفانہ پروپیگنڈے میں انسان کے دل کواطمینان اورتسکین دلانے والی چیز اللہ کاذکر،اللہ کی یاد ہی ہے،اے مومنو----!اللہ کاذکرکثرت سے کیاکرو-- -!اورصبح وشام اس کی تسبیح بیان کیاکرو---!نماز یہ بھی اللہ کاذکرہے،تلاوت یہ بھی اللہ کاذکرہے،نیکی کاجوکام کیاجائے،اللہ کویادکرتے ہوئے،اس کی طرف توجہ کرتے ہوئے،وہ بھی اللہ کے ذکرمیں شامل ہے،اور**سبحان اللہ،الحمدللہ،لاالہ الااللہ،اللہ اکبر**،یہ بھی ذکرمیں شامل ہیں۔(۱۳)

احکام پردہ

اسلام امن پسندمذہب ہے اورمکمل ضابطہ حیات ہے،جس کے ذریعہ انسان بشریت کے تقاضوں کوپوراکر سکتا ہے، تاریکیوں کواجالوں میں بدل سکتاہے۔اسلام اوراسلامی نظام حیات،ایک پاک وصاف معاشرے کی تعمیر اورانسانی اخلاق وعادات کی تدبیرکرتاہے۔اسلام نے جہالت کے رسوم ورواج اوراخلاق وعادات کو جوہرقسم کے فتنہ وفساد سے لبریزہے یکسربدل کرایک مہذب معاشرے اورتہذیب کی داغ بیل ڈالی،جس سے عام انسان کی زندگی میں امن،چین اورسکون ہی سکون درآیا۔اسلام اپنے ماننے والوں کی تہذیب اورپرامن معاشرے کے قیام کے لئے جوپہلی تدبیراختیار کرتا ہے وہ انسانی جذبات کوہرقسم کے

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 4 (1) Jan-March, 2018 pp: 18-37.
ISSN 2520-7121 (Online), ISSN 2520-7113 (Print)
www.gjmsweb.com, editor@gjmsweb.com

ہیجان سے بچانا ہے وہ مرداورعورت کے اندرپائے جانے والے فطری میلانات کواپنی جگہ باقی رکھتے ہوئے انہیں فطری اندازکے مطابق محفوظ اورتعمیری اندازدیتاہے ۔اسلام یہ چاہتاہے کہ عورت کاتمام ترحسن وجمال اس کی تمام زیب وزینت اورآرائش وسنگھارمیں اس کے ساتھ صرف اس کاشوہر شریک ہو،کوئی دوسراشریک نہ ہو،عورت اپنی آرائش اورجمال صرف اپنے مردکے لئے کرے۔اگردیکھاجائے توعورت درحقیقت تمام ترسنگھاروآرائش مردکواپنی طرف متوجہ کرنے اوراس کی خصوصی توجہ کے حصول کے لئے ہی کرتی ہے۔ان کے لئے پاکیزہ طریقہ وضع کرتاہے۔تاکہ کوئی مسلمان اوراہل ایمان کسی طریقے سے کسی برائی میں مبتلا نہ ہواوران کے میلانات جائزطریقوں تک محدودرہیں اللہ ہی ہے جوتمام احتیاطی تدابیر اختیارکرنے کاحکم دیتاہے جس سے انسانی فطرت کی نفسیاتی تعلیم وتربیت ہوتی ہے۔عورت کے حسن وجمال اوراس کی زیب وزینت کواللہ تعالیٰ نے اس کے شوہر کی دل بستگی اورتوجہ کے لئے محدودکردیاہے تاکہ وہ اپنی ساری توجہ اپنی بیوی کی طرف مرکوزرکھے اوراس کی عورت غیروں کی ہوس ناک نظروں سے محفوظ ومامون رہے۔

اللہ تعالیٰ نے شوہراوربیوی کوایک دوسرے کالباس قراردیاہے۔یہ ان کی قربت اورہم نفسی کی علامت ہے اسلام جب پردے کی تاکیدکرتاہے تواس سے مرادایک نہایت پاک وصاف سوسائٹی کاقیام ہے۔اگرہم اردگرد نظرڈالیں توبخوبی اندازہ کرسکتے ہیں کہ احکامِ الٰہی سے اعراض اورروگردانی کے کیسے کیسے بھیانک اور عبرت ناک مناظرسامنے آرہے ہیں۔

مغربی دنیاخصوصاًیورپ اورامریکی معاشرے میں جہاں کسی قسم کے پردے اورحجاب کاتصورنہیں جہاں ہرطرف لطف اندوزی،ہیجان خیزی،شہوت پرستی اورگوشت پوست کی لذت اندوزی کاسامان مہیاکیاجارہاہے ،ایسے ایسے اقدامات اٹھائے جارہے ہیں جن سے ہروقت جنسی ہیجان پیداکیاجائے ۔ جس کے نتیجے میں جنسی میلان کی پیاس بڑھتی جارہی ہے جوکسی طرح بجھتی ہی نہیں انسان کی خوابیدہ حیوانیت کوجگادیاگیاہے اورانسان بے قیدشہوت رانی کاشکارہوگیاہے اس کے اعصاب اورنفسیات کے اندرہیجان خیزامراض پیداہورہے ہیں۔

ستروحجاب میں فرق

پردے کے حوالے سے اکثرلوگ ستراورحجاب میں کوئی فرق نہیں کرتے حالانکہ شریعتِ اسلامیہ میں ان دونوں کے احکامات الگ الگ ہیں۔سترجسم کاوہ حصہ ہے جس کاہرحال میں دوسروں سے چھپانا فرض ہے ماسوائے زوجین کے یعنی خاوند اوربیوی اس حکم سے مستثنیٰ ہیں۔مردکاسترناف سے لے کر گھٹنوں تک ہے اورعورت کاستر ہاتھ پاؤں اورچہرے کی ٹکیہ کے علاوہ پوراجسم ہے۔ایک دوسری

روایت کے مطابق عورت کاسارا جسم ستر ہے سوائے چہرے اورہاتھ کے۔معمول کے حالات میں ایک عورت سترکاکوئی بھی حصہ اپنے شوہرکے سواکسی اورکے سامنے نہیں کھول سکتی۔سترکایہ پردہ ان افراد سے ہے جن کوشریعت نے ''محرم'' قراردیاہے۔ان محرم افرادکی فہرست سورۃ النورآیت ۳۱ میں موجودہے۔سترکے تمام احکامات سورۃ النورمیں بیان ہوئے ہیں جن کی تفصیلات احادیث نبوی میں مل جاتی ہیں۔گھرکے اندرعورت کے لئے پردے کی یہی صورت ہے۔

حجاب عورت کاوہ پردہ ہے جب گھرسے باہرکسی ضرورت کے لئے نکلتے وقت اختیارکیاجاتاہے۔اس صورت میں شریعت کے وہ احکامات ہیں جواجنبی مردوں سے عورت کے پردے سے متعلق ہیں۔حجاب کے یہ احکامات سورۃ الاحزاب میں بیان ہوئے ہیں۔ان کامفہوم یہ ہے کہ گھر سے باہرنکلتے وقت عورت جلباب یعنی بڑی چادر(یابرقع) اوڑھے گی تاکہ اس کاپوراجسم ڈھک جائے اورچہرے پربھی نقاب ڈالے گی تاکہ سوائے آنکھ کے چہرہ بھی چھپ جائے۔گویا حجاب یہ ہے کہ عورت سوائے آنکھ کے باقی پوراجسم چھپائے گی۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو پردہ کرنے کا حکم دیا۔ اور اس ضمن میں متعدد آیات وارد ہوئی ہیں انہی آیات میں سے کچھ آیات زیر تحقیق سوۂالاحزاب میں بیان ہوئیں ہیں جن کی توضیح میں ڈاکٹر اسرار احمد اور مولانا عبد المجید لدھیانوی اپنی اپنی تفاسیر میں روشنی ڈالتے اور پردے کے احکامات اپنے اپنے انداز میں بیان کرتے ہیں۔سورۂ نور کی طرح سورۃ الاحزاب میں بھی اللہ تبارک و تعالیٰ نے احکام پردہ تفصیلاً بیان فرمائے ہیں۔مثلاً قرآن کریم میں ارشاد ہوا:

یاایھاالذین امنوالاتدخلوابیوت غیربیوتکم حتی تستانسوا وتسلمواعلی اھلھاذلکم خیرلکم لعلکم تذکرون (۱۴)

''ایمان والو!اپنے گھروں کے علاوہ دوسرے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو، حتیٰ کہ مانوس ہولو(بول چال کرلو)اورگھروالوں کوسلام کرلو،یہ تمہارے لیے بہتر ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرویعنی اس وقت تک کسی کے گھرمیں داخل مت ہواکروجب تک گھروالوں سے بات چیت کرکے انہیں اپنی پہچان نہ کرالو۔''

عصر حاضر میں پردہ

اسی حکم کی بناپرخواتین کے نقاب کرنے کاتصورپیداہواہے۔جیساکہ آج بھی ہمارے دیہات میں خواتین نقاب کااہتمام کرتی ہیںنیابڑی سی چادراس طرح لپیٹ لیتی ہیں کہ بس آنکھ کھلی رہتی ۔پردے کا یہ رواج یا اسلام نے عورتوں کو جو پردہ کرنے کا حکم صادر فرمایا ہے وہ صرف دیہات کی خواتین کےلیے نہیں ہے بلکہ اس کا اطلاق ان تمام عورتوں پر ہوتا ہے جو مسلمان اور کلمہ گو ہیں۔عصر حاضر میں بھی عورتوں کو اسی طرح پردہ کرنے کا حکم ہے جیسے اوائلِ اسلام میں عورتوں کو تھا اس میں کوئی تخصیص نہیں ہے۔

Vol 4 (1) Jan-March, 2018 pp: 18-37.
ISSN 2520-7121 (Online), ISSN 2520-7113 (Print)
www.gjmsweb.com, editor@gjmsweb.com

ایران کے دیہاتی ماحول میں بھی اس کارواج دیکھاگیاہے‘البتہ ایرانی شہروں میں صورت حال بالکل مختلف ہے۔بلکہ وہاں اصولی طورپرگویاطے کرلیاگیاہے کہ پردے کے حکم میں چہرہ شامل نہیں ہے‘حالانکہ یہ بات قرآن کی روسے غلط ہے۔چہرے کے پردے کے حوالے سے سورۃ نور کی آیت ۵۳میں **فسئلو ھن من وراء حجاب** کے الفاظ خصوصی طورپرتوجہ طلب ہیں کہ پردے کے پیچھے سے بات کرنے کی پابندی کاآخرمقصدکیاہے۔کیاخدانخواستہ ازواجِ مطہراتؓگھر کے اندراوڑھنی کے بغیرہواکرتی تھیں؟اوراگر ایسا نہیں تھا تو غیرمحرم مردوں کواس قدراہتمام کے ساتھ پردے کے پیچھے سے بات کرنے کاحکم آخرکیوں دیاگیاہے؟بہرحال بلاتعصب غورکرنے سے یہ حقیقت واضح ہوجاتی ہے کہ اس حکم کے ذریعے دراصل چہرے کے پردے کااہتمام کیاگیاہے تاکہ کسی غیر محرم مردکی نظران کے چہرے پرنہ پڑے۔چنانچہ اسی اصول کے تحت آیت زیرمطالعہ میں فرمایاگیاکہ مسلمان خواتین گھروں سے باہرنکلیں تواپنی چادراچھی طرح اوڑھ لپیٹ کراُن کاایک حصہ یاان کاپلواپنے چہروں پرڈال لیاکریں’جسے عرفِ عام میں گھونگھٹ لٹکاناکہتے ہیں۔واضح رہے کہ یہاں‘‘جلباب’’ کا لفظ آیاہے جو‘‘جلابیب’’کی جمع ہے اورجلباب کے معنی بڑی چادرکے ہیں۔اس کے مقابل سورۃ النورکی آیت ۳۱ میں لفظ خمراستعمال ہواہے جس کاواحدخمارہے اوراس سے چھوٹی اوڑھنی مرادہے’جسے گھرکے اندرہروقت اوڑھا جاتاہے۔‘‘جلباب’’کی تشریح اہلِ لغت نے یوں کی ہے:**ھوالرداء فوق الخمار**یعنی جلباب اس بڑی چادرکوکہتے ہیں جواوڑھنی کے اوپرلی جاتی ہے۔(۱۵)

تعدد ازواج

تعدد ازواج کامطلب یہ ہے کہ مردبیک وقت ایک سے زائد بیویوں سے نکاح کرسکتاہے اسلام ایک ایسا مذہب ہے جوافراط اورتفریط کاشکارہونے سے بچاتاہے اورایک مردکومحدودتعدادمیں بیویاں رکھنے کی اجازت دیتاہے۔قبل از اسلام تعددازواج میں کوئی پابندی نہ تھی کہ کوئی مردجس قدرچاہتاتھاوہ بیویاں رکھ سکتاتھا۔اوراس کے برعکس عورت بھی کئی شوہررکھ سکتی تھی۔مگر اسلام ایک ایسا مذہب ہے جس نے آکر اس کی ممانعت کی اوربیویوں کی تعدادکومقررکردیاجیسے کہ تاریخ عالم کے مطالعہ سے یہ واضح ہے کہ قرآن مجیدکے احکام نازل ہونے سے قبل تعددازواج کی کوئی حدمقررنہ تھی اورلاتعداد بیویوں سے بیک وقت نکاح کرسکتاتھا۔حتی کہ ان لوگوں کی بیویوں کی تعدادسینکڑوں تک جاپہنچتی تھی۔

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 4 (1) Jan-March, 2018 pp: 18-37.
ISSN 2520-7121 (Online), ISSN 2520-7113 (Print)
www.gjmsweb.com, editor@gjmsweb.com

چارشادیوں کی اجازت

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اس بات پرزوردیاہے اورپابندی بھی عائد کردی ہے کہ بیک وقت مردچار بیویوں سے زائد نہ رکھے۔اس آیت کے نزول کے بعدجن کے پاس چارسے زائدبیویاں تھیں رسول اللہ ﷺنے ان کوزائد بیویاں چھوڑنے کاحکم فرمایا۔جس میں طائف کاسردار غیلان نامی تہاجس کی نوبیویاں تھیں۔اسی طرح نوفل بن معاویہ کی پانچ بیویاں تھیں توآپﷺنے ان میں سے چارسے زائدبیویوں کوچھوڑنے کاحکم دیا۔اگربہت سی شادیاں کرکے مصارف بڑھ جانے کااندیشہ ہویتیموں اورکمزوروں کے حقوق پردست درازی کاخوف ہوتوانہی عورتوں سے نکاح کرو جو جسمانی،ذہنی،معاشرتی اورمعاشی طورپرمختلف پہلوؤں یاکم ازکم کسی ایک پہلوسے تمہارے قابل قبول ہوں تاکہ تم حق تلفی سے بچ سکو۔

تعددازواج کی اجازت میں مصلحت

ذیل میں تعدد ازواج کے بارے میں چند مصالح کاذکر کیاجاتاہے:

۱۔ اگرقابل نکاح مردکوصرف ایک عورت سے نکاح کی اجازت ہوتوباقی جوان اورقابل زوجیت عورتیں بغیرنکاح کے رہ جائیں گی تو وہ زندگی کیسے گزاریں گی۔

۲۔ ہرمردنکاح توصرف ایک عورت سے کرے مگر وہ خفیہ یااعلانیہ بدکاری کرتاپھرے تو یوں معاشرہ میں بگاڑ کاسبب بنے گا۔

۳۔اگرسب یابعض مردایک عورت سے زائد جوان عورتوں سے باضابطہ شادی کریں تواس طرح تعدادازواج تولازماًواقع ہوگا مگربدکاری اورفحاشی کاسد باب ہوجائے گا۔

۴۔ صرف تیسرا احتمال انسانی فطرت وشرف کے مطابق ہے اس میں مردکی فطری جبلت وحاجت کاتحفظ اوردوسری طرف پہلی بیوی کے جائزحقوق کاتحفظ موجودہے۔

۵۔ مختصریہ کہ بعض دفعہ عورت بانجھ ہوتی ہے لیکن مردبقائے نسل اوراولادکی فطری خواہش کے پیش نظرمجبورہوتاہے۔تواس صورت میں وہ دوسری شادی کرے توپہلی بیوی کے حقوق بھی حسب سابق پوراکرتاہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ اسلام نے مندرجہ بالااحتمالات کے تحت تعددازواج کی اجازت دی ہے بلکہ اس کومحدود کردیا ہے اس کاحکم نہیں دیا بلکہ بعض شرائط لگاکراس کی اجازت دی ہے۔اس کی یہ رخصت انسانی معاشرت،معاشرتی حالات وواقعات اورضروریات کے عین مطابق ہے۔اوراس کی بعض مصلحتیں جواوپربیان کی گئی ہیں عین ممکن ہے کہ وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ کئی مصلحتیں

اور پیداہوجائیں اوراس طرح ایک سے زائد بیویوں پرجو اعتراضات غیر مسلم کرتے ہیں ان کاعلاج ممکن ہو۔

بیک وقت کتنی عورتوں سے نکاح جائزہے

یہ آیات جوآپ کے سامنے پڑھی گئیں ترجمے سے آپ کے سامنے یہ بات آگئی کہ اس میں عورتوں کے کچھ نکاح کے ،اورطلاق کے احکام ذکرکردیے گئے ہیں،اوران کے یہاں ذکرکرنے کاموقع یہ ہے کہ سرورِ کائناتﷺنے حضرت زینبؓاورحضرت سودہؓ اورحضرت حفصہؓ اورحضرت ام سلمہؓاوریہ چاروں بیویاں ہی قریشی ہیں،اورآپ ﷺکے خاندان کی ہیں قریشی ہونے کے اعتبارسے آپﷺ کے ساتھ نسب وشریک تھیں،اوریہ پانچویں عورت آئی حضرت زینبؓ بنت جحش جن کی تفصیل آپ کے سامنے پچھلی آیات میں آئی،اوراس سے قبل مسلمانوں کے اُوپرعام طورپرپابندی لگ چکی تھی،کہ چارسے زیادہ نکاح کرنہیں سکتے،جیسے سورۃ نساء کے اندرتفصیل گزری،جس وقت یہ حکم نازل ہوا،کہ چارسے زائدنکاح جائزنہیں،زیادہ سے زیادہ چارنکاح کرسکتے ہو،توجن کے نکاح میں چارسے زائدتھیں،سرورِکائناتﷺنے فرمایاکہ چارسے زائدچھوڑدو----!جتنی بیویاں ہیں ان میں سے چاررکھولوجوپسندہیں اوران کے علاوہ چھوڑدو----!تووہ جوزائدتھیں ان کے ساتھ نکاح کے بعدخلوت صحیحہ بھی ہوچکی تھی۔(۱۶)

عصر حاضر میں دوسری شادی کے احکام

پہلے توعام مومنین کیلئے حکم ہے کہ اے ایمان والوجب تم نکاح کرومومن عورتوں سے کرو پھرتم انہیں طلاق دیدوقبل اس کے کہ انہیں مس کرو۔مس چھونے کوکہتے ہیں یہ کنایہ ہے وطی سے،اوریہ مس حقیقتاً ہویاحکماًہو،اورمومنات کاذکروہ بھی اتفاقی ہے،واقعہ کے اعتبارسے ، ورنہ اگرکسی مومن کے گھرمیں اہل کتاب میں سے کوئی عورت موجودہوتواس کاحکم بھی یہی ہے،مہراس کودیناپڑتاہے اگروطی کی نوبت آگئی ہو،یاخلوت صحیحہ کی نوبت آگئی ہو،توقبل ازخلوت اس کوطلاق دیدی جائے،اورمہرمتعین ہوتوآدھا مہردیناپڑتاہے،اگرنہ متعین ہوتو یہی فائدہ پہنچایاجاتاہے،کہ کپڑے کاجوڑادیناضروری ہے،تومومنات کاذکراتفاقی ہے،اورمس عام ہے حکماً ہو،یاحقیقتاًہو،تمہارے لئے ان عورتوں کے ذمے کوئی عدت نہیں۔

اب یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر مرد اپنی پہلی بیوی کی موجودگی میں دوسرا نکاح کرنا چاہے تو شریعت اسے اس بات کی اجازت دیتی ہے کہ وہ اپنی ایک بیوی کے باوجود دوسرا نکاح کر سکتا ہے۔مگر اس لئے شرط دونوں کا نان ونفقہ پورا کرنا اور حقوق و فرائض میں کسی کو مقدم یا مؤخر نہ

رکھنا ہے۔اور اس دوسرے نکاح کے لئے اسے پہلی بیوی سے اجازت طلب کرنے کی ضرورت بھی نہیں ہے اور ایسا اس لئے ہے کہ بہت کم دیکھا گیا ہے کہ عورتیں کسی بھی دوسری عورت کے وجود کو برداشت نہیں کرتی اور وہ کبھی بھی اپنے شوہر کو دوسری شادی کی اجازت نہیں دیں گی یہ ایک عام رائے ہے بہرحال مرد اگر دوسری شادی کرنا چاہے تو شریعت اسے اجازت دیتی ہے۔

اسوۂ حسنہ

اللہ تعالیٰ نے انسانیت کی ہدایت کیلئے اورراہنمائی کیلئے تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزارانبیاء کرام اوررسل عظام علیھم السلام مبعوث فرمائے۔اوران میں سے بعض کوکتب اورصحیفے عطافرمائے ۔تاکہ انسانیت ہدایت اورعدل وانصاف پرزندگی گزارسکے۔رسول مکرمﷺسے پہلے جونبی آتااس کی تعلیمات صرف اِس کیلئے ہوتیں تھیں جہاں وہ نبی مبعوث کیاجاتاتھا۔چنانچہ جب انسان عقل وشعوراورفہم وفراصت کی منازل طے کرتاتواس کی بلندی کوچھونے لگاتواللہ تعالیٰ نے پیارے مصطفیﷺکوآخری پیغام وہدایت دے کرربہرانسانیت کاخطاب عطافرمایا اوران کی ذات گرامی کوہادی عالم بناکربھیجا۔

قرآن کریم میں ارشاد فرمایا:

لقدکان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنہ(۱۷)

’’تحقیق تمھارے لیئے رسول ﷺکی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔‘‘

اتباع رسولﷺ

قرآن کریم میں رسولﷺکی اطاعت وفرمانبرداری کاجابجاارشاد جن میں سے چندآیات قرآنی پیش خدمت ہیں

اطیعو اللہ واطیعوالرسول(۱۸)

’’اللہ کی اطاعت کرواوراس کے رسول کی اطاعت کرو۔‘‘

دوسرے مقام پرارشاد خداوندی ہے۔

ومن یطع الرسول فقداطاع اللہ(۱۹)

’’اورجس نے رسول کی اطاعت کی تحقیق اُس نے اللہ کی اطاعت کی۔‘‘

تیسرے مقام پرارشاد ہوا

ومن یطع اللہ ورسولہ فقدفازفوزاعظیما(۲۰)

’’اورجس نے اللہ اوراُس کے رسول کی اطاعت کی بے شک اس نے بڑی کامیابی حاصل کی۔‘‘

چوتھے مقام پر ارشاد فرمایا

وماآتکم الرسول فخدوۃ ومانھکم عنہ فانتھوا(۲۱)

’’جوکچھ تمہیں رسول دیں وہ لے لواورجس سے منع کریں اُس سے رک جاؤ۔‘‘

ان تمام آیات سے رسول اللہ ﷺکی اطاعت کولازم قراردیاگیا اورواجب بھی قراردیاگیا ہے۔

خلاصہ بحث

ایک مخلوط معاشرے کواسلامی معاشرے میں بدلنے کے سلسلے میں عورت کااصل اورمستقل مقام اس کاگھر ہے چنانچہ اسے چاہیئے کہ وہ گھر کے اندر رہ کر ماں،بہن،بیٹی، اوربیوی کا کردارخوش اسلوبی سے اداکرنے کی کوشش کرے۔اس کے علاوہ ایک رسم یہ بھی تھی کہ اگرکوئی شخص غصے میں بیوی سے قطع تعلقی کرناچاہتا تووہ اپنی بیوی کواپنی ماں کی طرح قراردے دیتا۔جوان کے ہاں مروج تھا اوروہ لوگ ان الفاظ کوطلاق کے طورپر استعمال کرتے تھے۔یااپنی بیوی کوکوئی خطاب دے کرجیسے **انت علی کظھرامی** تومیرے لیے ایسی ہے جیسے میرے لیئے میری ماں کی پشت اورماں کی پشت حرام ہے تواسی طرح سے بیوی کو بھی اپنے اوپر حرام ٹھہرالیتے تھے۔اس مسئلے کوظہار کہتے ہیں ،شریعت نے اس رسم کی بھی اصلاح کی تم جویہ سمجھتے ہوکہ بیوی کوماں کہنے سے بیوی ماں کی طرح ہوگئی تو ماں انسان کی وہی ہے جس نے اس کوجنا ہے۔اورکسی کومنہ سے ماں بول دیاجائے یاماں کہہ دیا جائے تووہ ماں نہیں بن جایاکرتی ہاں البتہ بیوی کو اس طرح نہیں کہناچاہیئے اس کاذکر سورۃ الاحزاب میں بھی ہے اورسورۃ مجادلہ میں بھی تفصیل سے ذکر ہے ۔اگرکوئی شخص بیوی سے ظہارکرے تواس کاکفارہ ہے غلام آزاد کرنایادومہینوں کے لگاتا روزے رکھنایاساٹھ مسکینوں کوکھاناکھلانا جیسے ہی یہ کفارہ اداکیا جائے گاتوبیوی پہلے کی طرح حلال ہوجائے گی یہ طلاق نہیں ہے کہ اس سے نکاح ٹوٹ جائے،یہ تنبیہی طورپر عارضی طورپر اس کوحرام کردیاجاتا ہے، جس وقت انسان کفارہ اداکردے توکفارہ اداکرنے کے بعدحرمت ختم ہوجاتی ہے ۔اسلام نے اس جاہلیت کی رسم کوبھی ختم کیاہے تاکہ لوگوں کے درمیان باہمی محبت کی فضا قائم ہوسکے۔ سورۂ الاحزاب کی جس آیت کے تناظر میں متبنیٰ کی بات کی جارہی ہے اسی آیت کے اگلے حصّے میں نبی کریمﷺ کے خاتم النبیین ہونے کی طرف اشارہ ہے اورقرآن میں فرمایا گیا’’لیکن وہ اللہ کے رسول اورخاتم البنیین ہیں۔‘‘یعنی ان کے بعد کوئی رسول یانبی نہیں آئے گا اورسلسلۂ نبوت ختم کیاجا چکا ہے ۔ اگرتاریخِ انبیاء کامطالعہ کیاجائے تو ہرقوم میں الگ الگ پیغمبر آتے تھے اوران کی تعلیم ان کی اپنی ہی قوم تک محدودرہتی تھی اوراس وجہ سے اقوام ایک دوسرے سے الگ تھیں ان کے درمیان زیادہ میل جول نہ تھا اور نہ ہی ان کے رسم ورواج مترادف تھے بعض اقوام جہالت کابالکل

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 4 (1) Jan-March, 2018 pp: 18-37.
ISSN 2520-7121 (Online), ISSN 2520-7113 (Print)
www.gjmsweb.com, editor@gjmsweb.com

شکارتھیں توبعض میں دین کاشعور بیداررہتاتھا۔اسی اثناء میں یہ سلسلہ نبوت جاری رہااورآخری نبی حضرت محمدﷺ سلسلہ نبوت کی آخری کڑی بنے۔آپﷺ کی جلوہ گری ہوتے ہی کفروظلمت کے بادل چھٹ گئے۔انبیاء کاسلسلہ نبوت رسول اللہﷺ پرختم ہوا۔اورساتھ ہی دین کو مکمل کردیا۔قرآن مجید آخری الہامی کتاب ہے جس کی حفاظت کاذمہ خود اللہ نے اپنے ذمہ لیاہے ۔اوراب نہ توکوئی نیارسول آئے گا اورنہ ہی کوئی نبی کیونکہ اللہ نے حضورﷺ کوآخری نبی بناکربھیجاہے۔

عصرحاضر میں معاشرتی مسائل اورانکے حل کیلئے قرآن وسنت سے استفادہ کرنا نہایت ضروری ہے اوراس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن اورسنت ہدایت وراہنمائی حاصل کرنے کے ذرائع ہیں سورۃ الاحزاب کی روشنی میں عصری مسائل کابہترین حل اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا: جس کی بدولت ہم آسانی سے اپنے درپیش مسائل کوحل کرسکتے اورعین شریعت کے دائرے میں رہ کر زندگی گزارسکتے ہیں۔دورِ جدیدکاایک اہم مسئلہ ‘‘پردہ ’’ہے۔ اس میں نہایت اختلاف پایاجاتاہے کہ پردہ آخرکتنا ہوناچاہیے۔ اورپردہ دراصل ہے کس چیز کااس حوالے سے سورۃ الاحزاب کی مختلف آیات کی تفاسیر ملاحظہ کی جائیں تو یہ بات کھل کر سامنے آجاتی ہے۔مگرچہرہ چھپانے اورنہ چھپانے میں اختلاف بہرحال موجودرہتاہے۔ مثلاً قرآن کریم کی زیرعنوان آیات کی تفسیر میں دونوں مفسرین کی آراء کاجائزہ لیاجائے تو پتاچلتاہے کہ اگرعورت اپنے سارے جسم کوچھپائے اوروہ بھی اس اندازسے کہ اس کے جسم کے تمام ابھرے ہوئے اعضاء چھپ جائے تویہ نہایت اچھا اور شریعت کے عین مطابق ہوگا۔بالفاظ دیگر ابھرئے اعضاء کوچھپانے کاحکم ہے اب رہاچہرہ تواس حوالے سے فقہاء اورمفسرین کے درمیان سخت اختلاف ہے۔مثلاً بعض کہتے ہیں کہ چہرہ کی ٹکی نظر آجائے توکوئی حرج نہیں جبکہ دوسرا گروہ اس کوناجائز قراردیتاہے اورکہتا ہے آنکھوں کے علاوہ ہرایک چیز کوچھپانا اصل پردہ کرناہے۔ ان مسائل کے حل کیلئے ان دونوں تفاسیر کی روشنی میں دونوں اقوال کاذکر کرکے قول راجح کوبیان کیا گیاہے یعنی اگرعورت کاچہرہ نظر آجائے توکوئی گناہ نہیں اورتقوی یہ ہے چہرہ نظرنہ آئے اورنہ اس کی آواز کوئی غیرمحرم سنے۔

عصری معاشرتی مسائل میں دوسرا اہم مسئلہ تعدد ازواج کاہے۔ اسلام نے چارشادیاں کرنے تک کی اجازت دی ہے۔اوراس ضمن میں سورۃ نساء میں ارشاد ہوا:‘‘تمہیں جوعورتیں پسندآئیں ان سے نکاح کرودوسے ،تین سے چار سے اوراگر تمہیں خوف ہو کہ تم ان کے درمیان میں انصاف نہیں کرسکوگے توایک سے نکاح کرو۔’’ اس قرآنی آیت میں ایک عام مسلمان کوچارشادیاں کرنے کی اجازت دی گئی ہے ۔مگرسورۃ الاحزاب میں عام مسلمانوں کے نکاح اوران کی تعداد ازدواج کاذکرنہیں بلکہ رسولِ مکرمﷺکے

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 4 (1) Jan-March, 2018 pp: 18-37.
ISSN 2520-7121 (Online), ISSN 2520-7113 (Print)
www.gjmsweb.com, editor@gjmsweb.com

حوالے سے تعدد ازواج کابیان ہے ۔اس حوالے سے اگر موجودہ دورمیں کوئی چارشادیاں کرنے کی بجائے اس سے زیادہ شادیوں پر اصرار اوربطور دلیل نبی کریمﷺ کے اسوۂ کاملہ کوپیش کرے تو وہ غلط ہوگا۔ کیونکہ نبی اکرمﷺ کواللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے چارسے زائد شادیاں کرنے کی اجازت تھی جوعام مسلمانوں کونہیں دی گئی اورنہ خاص کو۔ عصرحاضر میں اس مسئلہ کے حل کیلئے بھی قرآن کریم سے استفادہ کرنانہایت ضروری ہے تاکہ اصل حقیقت تک آسانی سے رسائی ہوسکے۔ نبی کریمﷺ کے حوالے سے ارشاد ہے: ''جوعورت اپنے آپ کونبی کریمﷺ کیلئے ھبہ کردے تونبی اکرمﷺ اس سے نکاح کرسکتے ہیں۔'' اسی وجہ سے رسول مکرمﷺ کی شادیوں کی تعداد گیارہ یاتیرہ ہے۔انہی باتوں کی تفصیلی وضاحت ڈاکٹر اسراراحمد اور عبدالمجید لدھیانوی کے تفسیری افکار میں بیان کی گئی ہے۔تاکہ یہ معاشرتی مسئلہ بھی قرآن کی روشنی میں حل ہوسکے۔

اس کے بعدنبی مکرم ﷺکے اسوۂ حسنہ کا ذکر ہے۔قرآن کریم کی اسی سورۃ الاحزاب میں ارشاد باری تعالیٰ ہے ''**لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ**'' ''تحقیق تمہارے لئے رسول اللہﷺ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔ '' اسی آیت کے ضمن میں موضوع بنایاگیا ہے۔اب عصری مسائل میں اسوۂ حسنہ سے راہنمائی اس لئے بھی ضروری ہے کہ معاشرتی مسائل پیداہی اس وقت ہوتے ہیں جب قرآن وسنت سے دوری برتی جائے۔ جب عصرحاضر میں نبی مکرمﷺ کے اسوۂ کاملہ کونظر انداز کیاجائے گا یااس پر عمل نہیں کیاجائے گا تولامحالہ مسائل جنم لیں گے اورجس دور میں بھی سنّت رسول کوخاطر میں نہیں لایاگیا اسی دور کی مناسبت سے مسائل درپیش ہوئے۔اگردیکھا جائے توہر دورکے ہرمسئلہ کاحل قرآن اورحدیث یعنی اسوۂ حسنہ میں موجودہے بس ضرورت اس بات کی ہے کہ اس پر عمل کرکے ان مسائل کاحل نکالاجائے جبھی عصری معاشرتی مسائل کو احسن طریقے سے حل کیاجاسکے گا۔ سابقہ صفحات میں ڈاکٹر اسراراحمد اورمولانا عبدالمجید لدھیانوی کی تفاسیر بیان القرآن اورتبیان الفرقان کی روشنی میں لقدکان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنہ والی آیت کی تفسیر بیان کی گئی اوران کے تفسیر ی افکار کوپیش کیا گیاتاکہ معاشرتی مسائل کواسوۂ حسنہ کی روشنی میں حل کیا جاسکے۔

حوالہ جات

۱. النور:۳۰
۲. النور:۳۱
۳. جاثیہ:۲۴
۴. بنی اسرائیل:۹۴

۵. الاحزاب:۴۰

۶. الاحزاب:۳۷

۷. تبیان القرآن،ج۸،ص ۱۳۱

۸. الاحزاب:۴۰

۹. تبیان الفرقان،ج۸،ص ۱۵۴

۱۰. صحیح بخاری،ج۱،ص۹۱

۱۱. تبریزی،ولی الدین ،امام،مشکوۃ،اصح المطابع ،دہلی(س-ن)،ج۱،ص۳۴

۱۲. الاحزاب:۴۰

۱۳. تبیان الفرقان،ج۸،ص۱۵۶

۱۴. النور:۲۷

۱۵. بیان القرآن،ج۶،ص۵۴

۱۶. تبیان الفرقان،ج۸،ص۱۶۲

۱۷. الاحزاب:۲۱

۱۸.- مومن: ۵۹

۱۹. النساء:۸۰ -

۲۰. الاحزاب:۷۱

۲۱. الحشر:۷